سوال

(246) شراکتی کاروبار کی تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے شوہر نے اپنی وفات سے دس بارہ سال پہلے ایک شراکت نامہ تحریر کیا تھا، جس کی رو سے، یعنی مرحوم کی بیوہ، تین بیٹیاں اور ایک لے پالک بیٹا ''واحد اینڈ کمپنی'' نامی فرم میں شریک کار ہیں اور ہم میں سے ہر ایک مقررہ فراہم کردہ سرمایہ کے مطابق نفع اور نقصان کے مالک ہیں اس کاروبار میں مرحوم شریک نہیں ہوئے، البتہ دکان ان کی تھی، جس میں کاروبار شروع کیا گیا۔ مرحوم کے تین بھائی اور ایک بہن بھی بقید حیات ہے۔ مرحوم کی دکان کے علاوہ جو جائیداد تھی وہ شرع کے مطابق تقسیم ہو چکی ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ان کی وفات سے شراکت نامہ میں تو کوئی ردوبدل نہیں کرنا پڑے گا، نیز دکان سے بھائیوں اور بہن کو بھی حصہ ملے گا یا اس کے وہی حق دار ہیں جنہیں وہ اپنی زندگی میں شراکت نامہ لکھ کر دے گئے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ کاروبار کے لئے جو شراکت نامہ تحریر کیا گیا ہے۔ اس میں متوفی شامل نہیں ہے، لہٰذا اس کی وفات سے شراکت نامہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ کاروبار حسب معمول جاری رہے گا۔ اس کے نفع و نقصان میں صرف شرکاء ہی شامل ہوں گے، متوفی کے بھائی یا بہن اس میں قطعی طور پر شریک نہیں ہوں گے، کیونکہ شراکت نامہ میں انہیں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ البتہ دکان کا معاملہ کاروبار سے ذراالگ حیثیت رکھتا ہے، اگر کمپنی نے دکان کو خرید لیا ہے اور وہ مرحوم کے نام نہیں ہے اگر تھی تو اسی کمپنی کے نام ہبہ کر دی تھی تو اس صورت میں بھائیوں اور بہن کو اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی انہیں اس سے کچھ حصہ ملے گا کیونکہ مرحوم کی وفات کے وقت وہ دکان مرحوم کی ملکیت تھی اور کمپنی اس میں صرف کاروبار کرتی تھی اور مرحوم کی زندگی میں دکان خرید کر کمپنی کے نام حق ملکیت منتقل نہیں ہوا تو اس کی حقیقت جداگانہ ہے۔ مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق اسے تقسیم کیا جائے۔ بیوہ کو 1/8، بیٹیوں کو 2/3 اور باقی 5/24 بہن بھائیوں کا ہے۔ وہ اس طرح تقسیم کیا جائے کہ ایک بھائی کو بہن سے دوگنا ہے۔ سہولت کے پیش نظر اسے 168 حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ بیوہ کو 21، بیٹوں کو 112 اور بہن بھائیوں کو 35 حصے دیے جائیں، پھر بہن بھائی اپنے حصوں کو اس طرح تقسیم کریں کہ ایک بھائی کو دس اور بہن کو پانچ حصے دیے جائیں۔ واضح رہے اگر دکان مرحوم کی ملکیت ہے تو لے پالک مرحوم کی جائیداد سے قطعی طور پر محروم ہے، اسے کچھ حصہ نہیں ملے گا، البتہ کاروبار میں وہ شریک رہے گا کیونکہ کاروبار کا مرحوم کی جائیداد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد:2 صفحہ:270